شذرات

علمی اور ادبی خدمت کے علاوہ ادارہ ثقافتِ اسلامیہ کے پیشِ نظر دو بنیادی مقاصد اور ہیں۔ ایک تو قدیم اور جدید کی خلیج کو پُر کرنے کی کوشش، دوسرے ان طریقوں پر روشنی ڈالنا، جن کے مطابق اسلامی احکام اور اصولوں کی پابندی کے ساتھ ساتھ ایک جدید ترقی پذیر معاشرے کی ضروریات کو پورا کیا جا سکے۔ ادارہ کی مطبوعات ترتیب دیتے وقت یہ مقاصد ملحوظ رہتے ہیں۔ لیکن لامحالہ ہنگامی ضروریات کے مطابق سالانہ پروگرام کی نوعیت میں تغیر و تبدّل ہوتا رہتا ہے۔

اس مالی سال کے آخر تک جن کتابوں کے اشاعت پذیر ہونے کی توقع ہے، اُن کی تفصیل کسی آیندہ شمارہ میں آئے گی۔ یہاں پروگرام کی ایک توسیع کا ذکر مقصود ہے۔ یوں تو پاکستان اور تحریکِ پاکستان کی تاریخ اور یہاں کے ثقافتی، لسانی اور دوسرے مسائل کبھی بھی ادارہ کے دائرۂ دلچسپی سے خارج نہ تھے اور اس رسالہ کے پُرانے فائلوں میں ان مسائل کے متعلق ایک آدھ مضمون بھی شائع ہوا ہے، لیکن ملک اس وقت جن مسائل سے دوچار ہے، ان کے پیشِ نظر ان عنوانات پر باقاعدگی سے مضامین لکھنے کی ضرورت ہے۔ ایوبی دور میں اہم مسائل اور اختلافات کو ایک بڑے سرپوش سے ڈھانپ دیا گیا تھا۔ اب یہ سرپوش اُٹھ چکا ہے۔ اختلافات پہلے سے بھی زیادہ شدت سے رونما ہوتے ہیں، زبانیں کھل گئی ہیں، غلط فہمیوں کی بنا پر یا دانستہ پاکستان کی افادیت بلکہ خود قائد اعظم کے متعلق اخبارات و رسائل میں غلط تاثرات دیے جا رہے ہیں۔ قوم ایک جدید فکری کشمکش، بلکہ ایک عظیم ذہنی بحران سے دوچار ہے۔ ان حالات سے پریشان ہو کر بعض اخبارات ”احتساب۔ الاحتساب“ کے نعرے لگا رہے ہیں۔ خیر، انھیں بھی اپنی رائے کے اظہار کا حق حاصل ہے۔ ایک مشکل صورت حالات سے نمٹنے کے لیے حکومت جو